قادیانی خلیفہ مرزا مسرور اور لعنت اللہ علیٰ الکاذِ بین

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے اپنا ۳ مارچ ۲۰۰۶ء کا سارا خطبہ ایک دن قبل ''روزنامہ جنگ لندن'' میں جناب جاوید کنول نمائندہ جیو و جنگ کی چھپنے والی خبر پر دیا ہے، اور جس میں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیئے ہیں " **لعنت اللہ علیٰ ا لکاذ بین** "۔ اس خطبہ کے نتیجے میں، میں بھی اپنے کو مجبور پاتا ہوں کہ جھوٹوں پر لعنت ڈالنے میں انکی تائید کروں۔ لیکن مرزا صاحب کا خطبہ سنیں تو وہ اپنے عقائد کی اور اس بات کی تردید کررہے ہیں جسکا سارے فسانے میں ذکر بھی نہ تھا۔

اگر ہم جنگ لندن کی خبر پڑھیں تو ہمیں یہ پوائنٹس ملتے ہیں:۔ [۱] مرزا مسرور صاحب نے ڈنمارک کا دورہ کیا۔ [۲] مرزا صاحب کی ڈنمارک کی ایک وزیر سے ملاقات ہوئی، جس میں سرکاری حکام بھی شامل تھے۔ [۳] مرزا مسرور صاحب نے اپنی جماعت کو اصلی اور بہتر مسلمان قرار دیا۔ [۴] جہاد کو منسوخ قرار دیا اور یہ تاثر دیا کہ سوائے سعودی عرب کے اور باقی دنیا میں مسلمان جہاد پر یقین نہیں رکھتے۔ [۵] اب مرزا غلام احمد ہی تا قیامت نبی ہیں اور انہوں نے جہاد کو منسوخ کردیا ہے اور کئی اسلامی احکامات تبدیل کردئے ہیں۔ [۶] اسی وجہ سے ڈینش اخبار کو جہاد پر بارہ (۱۲) کارٹون شائع کرنے کا حوصلہ ہوا ہے۔ [۷] آپکے مربی نے وہاں اخباروں میں احتجاج کیا ہے۔

ہم ان باتوں کا تجزیہ کرتے ہیں کہ کیا واقعی جنگ کے رپورٹر نے جھوٹ بولا ہے، یا اب مرزا مسرور صاحب کے دورہ کے جو نتائج برآمد ہورہے ہیں ان کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے خطبات دیئے جارہے ہیں اور اپنی جماعت کے افکار کو چھپانے اور اپنا چہرہ بچانے کے لئے قانونی کاروائی کی دھمکیاں دی جارہی ہیں، حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کسی بھی قسم کی قانونی کاروائی کی انکے پاس کوئی بنیاد نہیں، اور قانونی کاروائی، قادیانی جماعت کے لئے ہر دور، ہر ملک میں خسارے کا سودا ثابت ہوئی ہے۔

[۱] مرزا مسرور صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے ستمبر ۲۰۰۵ء میں ڈنمارک کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں انہوں نے کیا کِیا اور کہا، تفصیلی موضوع ہے، ہم ایک دو باتوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ مرزا مسرور صاحب نے پریس کے نمائندہ کو کہا کہ ''ہم عیسائیت کی تعلیم کے مطابق کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی پیش کردو، اپنا دوسرا گال بھی پیش کرنے آئے ہیں''۔ جناب مرزا مسرور صاحب اس پر میرے سوال یہ ہیں۔ (۱) آپ خود کو اسلام کا اصلی نمائندہ کہتے ہیں اور آپکی عملی پوزیشن یہ ہے کہ آپکو پوری اسلامی تعلیم میں ایک بھی ایسا قول نہ ملا جس سے آپ اسلام کی متوازن و امن پسندی کی تعلیم ظاہر کرسکتے۔ ملا تو صلیبی مذہب سے، جسکے بارے میں آپکے پڑدادا اور بانی جماعت احمدیہ کا کہنا ہے کہ ''اس مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی لکڑی پر ہے، جسکو دیمک کھا چکی ہے'' بحوالہ ملفوظات، ج ۸/ص ۵۳، انڈیکس؟ (۲) دوسرے آپکی جماعت کے گالوں پر ڈنمارک میں کونسے تھپڑ پڑ رہے تھے کہ آپکو دوسرا گال پیش کرنے کی ضرورت پڑگئی؟ آپ تو الٹا وہاں مسلمانوں کے حقوق پر بھی قبضہ جمائے ہوئے ہیں اور آپکے اس سے قبل ایسے کوئی بیان نہیں کہ جس سے ظاہر ہو کہ ڈنمارک میں آپکی جماعت کو کوئی تکلیف ہو؟ (۳) آپ نے بانی جماعت احمدیہ کی متابعت میں یہ کیوں نہ کہا کہ اے بد بودار مذہب والو ہم (پاک صاف) لوگ اپنا دوسرا گال بھی پیش کرتے ہیں؟ کیونکہ اگر آپ اپنے پردادا کے سچے جانشین ہیں، اور حق بات بیان کرتے ہیں تو یہاں آپنے منافقت سے کام لیا یا اپنے دادا کا قول بھول گئے، آپکے پردادا فرماتے ہیں ''عیسائیت ایک بدبودار مذہب ہے'' بحوالہ دافع البلاء/ رخ ج ۱۸/ص ۲۴۲۔

[۲] مرزا مسرور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایک ریسیپشن میں وزیر سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ ایسی ریسیپشن دی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال ہو اور خوشگوار ماحول میں، ہلکے پھلکے انداز میں ایک دوسرے کو اپنا موقف واضح کردیا جائے، اب یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسے موقع سے مرزا مسرور فائدہ نہ اٹھائیں اور اپنی جماعت کو دوسرے مسلمانوں سے بہتر ثابت کرنے کے لئے اپنے پردادا کی نبوت کا نہ بتائیں اور اپنی جماعت کی امن پسندی ظاہر کرنے کے لئے اپنی (خودساختہ) نبوت کے بل پر جہاد کی منسوخی کا جو اعلان کیا ہے اسکے متعلق نہ بتائیں؟ لیکن کیا اسکے ساتھ انہوں نے ان حکام اور وزیر کو یہ نہیں بتایا کہ جہاد کی منسوخی کے ساتھ انکے پردادا کا ایک عہد یہ بھی تھا'' بخدا میں صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑونگا'' بحوالہ کرامت الصادقین/ رخ ج ۷/ص ۹۷ انڈیکس ص ۴۷۔ اور اگر انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی جماعت کے متعلق یہ نہیں بتایا تو کیا وہ اپنے پیشرو، خلیفہ ثانی کی طرح، یورپین سوسائٹی کا عیب والاحصہ، اپنے پیشرو سے بھی زیادہ قریب اور بہتر انداز سے دیکھنے کے لئے اس ریسیپشن میں شامل ہوئے تھے؟ بہرحال وہ بڑے آدمی ہیں، بڑے لوگوں کی بڑی باتیں، وہی جانیں؟

[۳] کیا مرزا مسرور صاحب اپنے کو دنیا میں سب سے بہتر اور اپنی جماعت کو بہتر مسلمان نہیں سمجھتے اور کہتے؟ کیونکہ بانی جماعت نے اپنی جماعت کو نہ صرف بہتر مسلمان قرار دیا ہے بلکہ اپنے کو سب نبیوں سے افضل قرار دیا ہے اور صرف اپنے ''مذہب'' کو عزت والا کہا ہے کہ ''وہ دن آتے ہیں، بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا'' بحوالہ براہین احمدیہ ۵/ رخ ج ۲۱/ص ۹۵۔ اور انکے پیشرو والہامی مصلح موعود فرماتے ہیں، ''اور جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں، میں نے بھی بار ہا بتایا ہے

کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے۔..................لیکن اگر دین کا معاملہ آئے گا تو پھر ان بادشاہوں کو ہماری اطاعت کرنی ہوگی‘‘۔بحوالہ خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد، اخبار الفضل قادیان/ ج ۲۵/ نمبر ۱۹۹/ ص ۶۔۹/ مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۷ء۔ اوپر دی گئی گائڈ لائن کو مرزا مسرور صاحب اگر تسلیم کرتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مرزا مسرور صاحب نے اپنی جماعت کو دوسروں سے بہتر مسلمان نہ کہا ہو، یہ علیحدہ بات کہ مصلحتاً اپنی ذات کو اتنا سامنے نہ لائے ہوں ؟ اور اگر مرزا مسرور صاحب اوپر بیان کردہ گائڈ لائن کو فالو آن نہیں کرتے تو انکی حیثیت اور عہدہ سوالیہ نشان کی زد میں آتا ہے کہ پھر وہ کس کی گائڈ لائن پر چلتے ہیں؟

[۴] جماعت احمدیہ اپنے بانی کی تعلیم کو پھیلاتے ہوئے اکثر یہ پروپیگنڈہ کرتی ہے کہ اب جہاد کو خدا کے نبی اور رسول نے، خدا سے الہام/ وحی پا کر منسوخ کر دیا ہے۔اب دین کے لئے تلوار/ بندوق کے جہاد کی ضرورت نہیں رہی۔ جیسے بانی جماعت احمدیہ اپنی ایک نظم میں کہتے ہیں ’’اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔ دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال‘‘۔نبوت کے دعاوی کو اس جگہ نظر انداز کرتے ہوئے ہمارے سوال یہ ہیں کہ:۔(۱) کہ کیا مرزا مسرور صاحب جہاد کی منسوخی کی وحی کے الفاظ بتا سکتے ہیں؟ کس زبان میں، کب نازل ہوئی؟ (۲) جس جہاد کو مرزا صاحب اور انکی ذریت حرام اور منسوخ قرار دے رہی ہے وہ ہے کہاں اور تھا کہاں؟ حرام تو اسکو قرار دیا جاتا ہے جس پر عمل ہو رہا ہو، اور جب مرزا صاحب جہاد کو حرام قرار دے رہے تھے تو اسوقت جہاد کہاں ہو رہا تھا؟ کون کر رہا تھا، اسوقت کی حکومت کے آنے سے ہر طرف امن ہو گیا تھا، اور اسی وجہ سے بقول مرزا صاحب کے، وہ انگریز حکومت کو محسن سمجھ کر اسکی حمایت اور تعریف کر رہے تھے اور اسکی سیاسی مخالفت بھی کرنے والے کو حرامی قرار دے رہے تھے۔(۳) دوسرے منسوخ اس حکم کو کیا جاتا ہے جو نافذ ہو، اور اسلام میں دین کے لئے قتل کرنا، حملے کرنا، جبر سے کسی کا عقیدہ بدلنے کی اجازت ہی نہیں۔قرآن صاف کہہ رہا ہے کہ ’’لا اکراہ فی الدین۔یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔تو اب مرزا مسرور صاحب فرمائیں کہ انکے پردادا نے کس کے حکم کو اور کس چیز کو منسوخ کیا ہے؟ اسلام میں تو انکے پردادا کے تصوراتی جہاد (دین کے لئے لڑنے) کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔(۴) دین کے لئے لڑنے کی ترغیب اور تربیت تو جماعت احمدیہ ایک پیدائشی احمدی کے کان میں اسکی پیدائش سے ہی ڈالنا شروع کرتی ہے اور پھر مرنے تک ہر ذیلی تنظیم کے ہر اجلاس میں اسکو یہ عہد دہرانا پڑتا ہے ’’میں خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر اپنی جان، مال عزت، غرضیکہ ہر شے ہر وقت قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا‘‘ اب کیا مرزا مسرور صاحب فرمائیں گے کہ کیا یہ ’’دین کے لئے جان‘‘ بغیر لڑنے کے کیسے دی جائیگی؟ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک چور اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے دوسروں کی طرف انگلی اٹھا اٹھا کر انکو چور کہہ رہا ہے؟ (۵) مرزا مسرور صاحب، آپکے پردادا کو علم تھا مگر انہوں نے اسکو جان بوجھ کر نہیں اٹھایا کہ اسلام نے کس جہاد کا حکم یا اجازت دی ہے۔’’قرآن کریم صاف کہتا ہے کہ تمہیں کسی پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں بلکہ جب تمہارے ملک، تمہاری املاک، تمہاری جانوں پر حملہ ہو، یا لڑائی کے ذریعہ تمہیں اپنے دین پر عمل کرنے سے روکا جائے تو اسکے خلاف لڑو اسوقت تک کہ جب تک تم سے خطرہ دور نہ ہو جائے یا تم شہید نہ ہو جاؤ‘‘۔اب مجھے بتائیں کہ اس جہاد کو منسوخ کیا ہے مرزا صاحب نے، تو پھر احمدی ہر ملک میں جماعت کی ہدایت کے تحت فوج میں کیوں جاتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے مختلف دور میں نہ صرف خود نیم فوجی تنظیمیں کھڑی کیں بلکہ پاکستان کی فوج میں بھی ایک سپیشل بٹالین ’’فرقان فورس‘‘ کے نام سے قائم کروائی۔(۶) مرزا صاحب بڑے فخر سے ذکر کرتے ہیں کہ انکے باپ نے انگریزوں کو پچاس گھوڑے اور سوار جنگ کے لئے مہیا کئے اور آج بھی جہاں دو انگریز بیٹھے ہوتے ہیں جماعت یہ قصہ دہراتی ہے، کیا وہ جہاد تھا یا نہیں؟ (۷) جس جہاد کی قرآن اجازت دے رہا ہے کیا وہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے یا بین الاقوامی طور پر ایک تسلیم شدہ امر ہے؟ اور کیا اس جہاد کی امریکہ، یوروپ، ایشیا، یا کسی بھی ملک کو یا کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو ممانعت ہے؟

[۵] کیا مرزا صاحب کو آپ اب تا قیامت نبی نہیں مانتے؟ کیا مرزا صاحب کا یہ دعویٰ نہیں کہ اب تا قیامت جو بھی کوئی اگر آیا تو میری امت میں سے آیگا؟ کیا مرزا صاحب کا یہ دعویٰ نہیں کہ ’’میں سب نوروں میں سے آخری نور ہوں‘‘ اسکا کیا مطلب ہے؟ کیا مرزا صاحب کا یہ دعویٰ نہیں کہ اب نجات صرف انکو نبی تسلیم کرنے میں ہے؟ اگر آپ ان دعووں اور مطالب کو بیان نہیں کرتے تو پھر آپ اوپر دئے گئے حوالوں کی تردید کریں اور ہم کو بتائیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ کیا تھا یا آپکا عقیدہ کیا ہے؟

[۶] جاوید کنول صاحب نے یہ کہاں لکھا ہے کہ توہین آمیز خاکے، آپکے حکم سے لگے ہیں؟ بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ جن عقائد کو آپ تسلیم کرتے ہیں اور جن کے پرچار کے لئے آپنے ڈنمارک کا سفر کیا اور وہاں کے حکام تک ان عقائد کو اس دعوے کے ساتھ پہنچایا کہ آپ ۲۰۰ ملین احمدیوں کے سربراہ ہیں، ڈینش پریس نے انکی وجہ سے حوصلہ پا کر کہ جہاد ایسا موضوع نہیں جس پر آواز اٹھے گی ایسے غلیظ کارٹون شائع کئے۔

[۷] آپ نے کہا کہ آپکے مبلغ نے احتجاج کیا، مضمون لکھا، اور جماعت کا وفد انکو ملا۔کیا یہ احتجاج، ان باتوں پر پردہ ڈالنے کی ایک منافقانہ کوشش تو نہیں جو ستمبر میں آپنے ڈینش حکام سے کیں اور غالباً جنکے نتیجہ میں ڈینش اخباروں کو توہین آمیز مواد شائع کرنیکا حوصلہ ہوا؟ کیونکہ جماعت احمدیہ کی پوری تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی کوئی ایسا توہین آمیز مواد شائع ہوا، جماعت نے کسی بھی ریزولیوشن کی، ہر قسم کے احتجاج کی یہ کہتے ہوئے مخالفت کی کہ ہم ان چیزوں کے قائل نہیں بلکہ علمی رنگ میں انکا جواب دیں گے، لیکن جواب

بھی نہ دیا۔اسکی ایک مثال مرزا غلام احمد بانی جماعت، کی زندگی میں بھی ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ کے نام احتجاجی مراسلہ تک بھیجنے کی مخالفت کی، یعنی دلآزار کتب، ''امہات المومنین''، ''رنگیلا رسول''، ''شیطانی آیات'' وغیرہ، غرضیکہ ہر موقعہ پر جماعت کا کردار تماشائی کا رہا، اب کیسے ممکن ہوگیا کہ جماعت نے اپنے بانی کے طریقہ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے احتجاج ریکارڈ کرانا شروع کر دیا؟ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے؟ بلکہ آپکے پیشرو جو مصلح موعود بھی کہلاتے ہیں نے ایک بار کہا تھا کہ ''وہ کیسا نبی ہے جسکی عزت کے لئے خون کرنا پڑے''۔لیکن تھوڑے عرصے کے بعد خدا نے انکے منہ پر جوتا مارا، جب انکی اپنی ذات پر الزام لگے تو انہوں نے انتہائی جوشیلے خطبات دیکر نہ صرف جماعت کو مشتعل کر کے مخالفین کے گھروں کو آگیں لگوائیں، مارا پیٹا اور حتیٰ کہ قتل بھی کروائے۔اور ایک خود ساختہ روحانی خلیفہ کے لئے خون بہایا گیا اور اس خلیفہ نے پھانسی پانیوالے قاتل کا جنازہ بڑی شان سے پڑھا۔اللہ تعالےٰ نے اسکی بات اسکے منہ پر پلٹا کر ماری، لیکن آپ لوگ ہیں کہ پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے۔

مرزا مسرور صاحب کیا آپ بتانا پسند فرمائیں گے کہ، جو پوائنٹس روزنامہ جنگ کے رپورٹر نے لکھے ہیں کیا آپ ان عقائد کی تبلیغ نہیں کرتے؟ کہئے کہ لعنت اللہ علیٰ الکاذبین

مرزا مسرور صاحب کیا آپ کا دعویٰ نہیں ہے کہ آپ ۲۰۰ ملین سے زیادہ احمدیوں کے خلیفہ ہیں؟ کیا یہ تعداد صحیح ہے؟ اگر صحیح سمجھتے ہیں تو کہئے کہ لعنت اللہ علیٰ الکاذبین

مرزا مسرور صاحب کیا آپکے پرداد نے جس جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا ہے وہ اسلامی تعلیمات میں ہے؟ اگر ہے تو کہئے کہ لعنت اللہ علیٰ الکاذبین

مرزا مسرور صاحب جو عقائد آپکی جماعت پھیلا رہی ہے، اور جس طرح بے جواز اپنا دوسرا گال پیش کر کے مسلمانوں کے نام پر اور انکی طرف سے پیش کر کے بعض غلط کار اور انتہا پسندوں کو تھپڑ مارنے کی ترغیب دے رہی ہے اسکا لازمی اور ایک ہی نتیجہ نکلے گا کہ غلط کاروں نے جو دریدہ دہنی کی ہے، وہ بار بار ایسا کریں۔ ہمارا آپکو مشورہ ہے کہ آپ نہ تو مسلمان ہیں اور نہ ہی آپکو مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ہے، اس لئے جو بھی آپ اپنے مذہب کی ہفوات پیش کرنا چاہیں انکو اپنے مذہب کے نام پر ہی پیش کریں، نہ کہ اسلام کے نام پر، تا کہ انکے نتائج مسلمانوں کو نہ بھگتنے پڑیں، بلکہ آپ خود ہی بھگتیں۔لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ پر ان معروضات کا کم ہی اثر ہوگا کیونکہ آپ مسلمانوں اور عیسائیوں، دونوں کے دشمن ہیں، اور اس طرح کی باتیں اور طریقے اختیار کر کے آپ دونوں کو لڑا کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کے چکر میں ہیں، میں یہ بات بے بنیاد نہیں کہہ رہا بلکہ آپ اپنے پردادا کے مشن کو لیکر چل رہے ہیں اور انکا مشن کیا تھا؟ عیسائیوں کے متعلق مرزا غلام اے قادیانی کہتے ہیں ''عیسائی مذہب سے ہماری کوئی صلح نہیں اور وہ سب کا سب ردی اور باطل ہے''۔بحوالہ دافع البلاء/ رخ ج ۱۸/ص ۲۴۰۔اگر اس شخص کی عیسائیوں سے کوئی صلح نہیں تو آپ اسکے جانشین ہیں اور جسکی تعلیم پھیلانا آپکی مذہبی، اخلاقی اور خاندانی ذمہ داری ہے کیسے صلح ہوسکتی ہے؟ اور مسلمانوں کے بارہ میں کہتے ہیں ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسکے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔مگر رنڈیوں (بدکار عورتیں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی''۔بحوالہ آئینہ کمالات اسلام/ رخ ج ۵/ص ۵۴۷۔۵۴۸۔ اور کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ ڈیڑھ سے دو ارب مسلمانوں میں کتنے ہیں جو مرزا غلام اے قادیانی کی کتابوں کو محبت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں اور عمل کر رہے ہیں؟ اگر انکی ایک بھاری تعداد مرزا غلام اے قادیانی کا انکار نہیں کر رہی اور انکو رد نہیں کر رہی، اور انکو جھوٹا مدعی نبوت نہیں سمجھ رہی تو خطبے میں دوبارہ ان باتوں کو دہرا کر کہئے کہ

لعنت اللہ علیٰ الکاذبین

اور اگر ایك بهت بھاری تعداد مرزا غلام اے قادیانی کا انکار کر رھی ھے تو کیا انکو بدکار عورتوں کی اولاد کهنا، کسی بھی طرح پیغمبرانه روایت ھے ، بلکه کیا معمولی شرافت کا بھی مظاھره ھے، کجا نبوت کا؟